از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 25 اکتوبر 1957

جسونت سنگھ

بنام

دی سٹیٹ آف پنجاب

(بی پی سنہا اور جے ایل کپور، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ—ایک جرم کے سلسلے میں منظوری—دو جرائم کے لیے مقدمہ جس میں منظوری درکار ہوتی ہے—اگر مقدمہ مکمل طور پر کالعدم ہے— انسداد رشوات ستانی ایکٹ، 1947 (II، سال 1947)، دفعات 5(1)(a)، 5(1)(d) اور 6.

پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے پر اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے انسداد رشوات ستانی کے ایکٹ 1947 کی دفعہ 6 کے تحت منظوری دی گئی تھی۔ اس پر ایکٹ کی دفعہ 5(1)(a) کے تحت عادت سے غیر قانونی طور رشوت قبول کرنے یا حاصل کرنے اور دفعہ 5(1)(d) کے تحت پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے کے دو جرائم کا الزام عائد کیا گیا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ خصوصی جج نے دونوں الزامات کو ثابت پایا اور اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ پر نہ تو دفعہ 5(1)(a) کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے سلسلے میں کوئی منظوری نہیں دی گئی تھی لیکن دفعہ 5(1)(d) کے تحت جرم کی سزا کو برقرار رکھا جس کے لیے منظوری دی گئی تھی۔ یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 5(1)(d) کے تحت جرم کے لیے بھی سزا غیر قانونی تھی کیونکہ مقدمہ مکمل طور پر کالعدم اور دائرہ اختیار کے بغیر تھا:

حکم ہوا کہ یہ دلیل کہ منظوری کی ضرورت والے دو جرائم کا مقدمہ مکمل طور پر کالعدم ہے، جہاں منظوری صرف ایک جرم کے لیے دی جاتی ہے اور دوسرے کے لیے نہیں، غیر مستحکم ہے۔ عادت سے رشوت قبول کرنے کے جرم کے لیے منظوری کی کمی پال سنگھ سے رشوت لینے کے جرم کا نوٹس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لینے کو کالعدم نہیں بناتی اور نہ ہی اس جرم کے مقدمے کی سماعت کو غیر قانونی اور عدالت کو دائرہ اختیار کے بغیر عدالت بناتی ہے۔

ہوری رام سنگھ بنام دی کراؤن،(1939) ایف سی آر 159 اور بسیر الحق بنام ریاست مغربی بنگال،(1953)ایس سی آر836،کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر66،سال1954۔

اسپیشل جج کی عدالت، امرتسر کے 14 ستمبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر540، سال 1953 میں پنجاب عدالت عالیہ کے 31 دسمبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

شوکت حسین، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور ٹی ایم سین۔

1957،اکتوبر25

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

پنجاب عدالت عالیہ کے 31 دسمبر 1953 کو سنائے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف اس اپیل کا واحد نقطہ انسداد رشوات ستانی کے ایکٹ (ایکٹ 2، سال 1947) کی دفعہ 6(1) کے تحت دی گئی منظوری کا جواز اور اثر ہے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ پر غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے پر مقدمہ چلایا گیا اور اس کے خلاف الزام درج ذیل شرائط میں تھا:

"کہ، آپ، جسونت سنگھ، ایک پٹواری کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے فتح پور راجپوتن نے عادتاً غیر قانونی رشوت قبول کی یا اپنے لئے حاصل کی اور جو آپ نے 19-3-1953 کو سبزی منڈی امرتسر میں پال سنگھ گواہ استغاثہ سے 50 روپے کی رقم میں وصول کی تھی، اس نے اپنی سفارش کے ساتھ Es. P.A کی درخواست کو گاؤں فتح پور راجپوتاں میں احاطہ نمبر10 کی الاٹمنٹ میں مدد کرنے کے لئے اپنی سفارش کے ساتھ ارسال کیا تھا اور اس طرح مجرمانہ بے ضابطگی کا ارتکاب کیا۔ انسداد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رشوات ستانی ایکٹ 1947 کی دفعہ 5 (1)(a) میں بیان کردہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں بدسلوکی، مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ 2 کے تحت اور میرے نوٹس کے اندر قابل سزا ہے۔

خصوصی جج نے پایا کہ اپیل کنندہ نے پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت قبول کی تھی۔ ہزارہ سنگھ، ہرنم سنگھ، جوگیندر سنگھ، آتما سنگھ، ہری سنگھ اور گنڈا سنگھ اور یہ کہ انہوں نے پال سنگھ سے 19 مارچ 1953 کو سبزی منڈی، امرتسر میں 50 روپے وصول کیے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا:

"انسداد رشوات ستانی کے ایکٹ 1947 کی دفعہ 5(1)(a) کے تحت ان کے خلاف الزام معقول شک سے بالاتر ثابت ہوا ہے۔ وہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم ہے۔"

اپیل کنندہ نے پنجاب کی عدالت عالیہ میں اپیل کی اور جسٹس دلت نے فیصلہ دیا کہ منظوری کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کا حوالہ اس کے بعد دیا جائے گا:

"اپیل کنندہ پر نہ تو الزام لگایا جا سکتا تھا اور نہ ہی اسے سزا دی جا سکتی تھی جو شاید عادت سے رشوت قبول کرنے کا ایک بہت سنگین جرم ہے۔"

لیکن اس نے مؤقف اختیار کیا کہ پال سنگھ سے 50 روپے کی غیر قانونی طور رشوت قبول کرنے کے الزام کے تحت منظوری درست ہے۔ اس لیے سزا کو برقرار رکھا گیا لیکن سزا کو کم کر کے پہلے کی مدت تک کر دیا گیا اور جرمانے کی سزا برقرار رکھی گئی۔

اس عدالت میں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل یہ ہے کہ چونکہ منظوری پال سنگھ کی طرف سے ادا کردہ 50 روپے کی غیر قانونی طور رشوت تک محدود تھی اور الزام عادت سے غیر قانونی طور رشوت کو قبول کرنے کے لیے تھا، اس لیے مقدمہ دائرہ اختیار سے باہر تھا اور اپیل کنندہ کو اس جرم کے لیے بھی سزا نہیں دی جا سکتی تھی جس کا ذکر منظوری میں کیا گیا تھا۔ یہ سزا درج ذیل شرائط میں تھی:

"جب کہ مجھے اطمینان ہے کہ اجے بوالی گاؤں کے گردیال سنگھ کمبوہ کے بیٹے جسونت سنگھ پٹواری نے ضلع امرتسر کے گاؤں فتح پور راجپوتان کے ایس سانتا سنگھ کے بیٹے پال سنگھ سے 10 روپے کے 5 کرنسی نوٹوں میں 50 روپے کی غیر قانونی طور رشوت قبول کی تھی۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور جب کہ اس معاملے میں دستیاب شواہد واضح طور پر انکشاف کرتے ہیں کہ مذکورہ ایس جسونت سنگھ پٹواری نے انسداد رشوات ستانی کے ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت جرم کیا تھا۔

اس لیے اب میں، جناب این این کشیپ، آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر، اسر، انسداد رشوات ستانی کے ایکٹ، سال 1947 کی دفعہ 6 کے مطابق، مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت مذکورہ ایس جسونت سنگھ پٹواری کے خلاف قانونی کارروائی کی منظوری دیتا ہوں۔

ایکٹ کی دفعہ 6(1) مندرجہ ذیل منظوری فراہم کرتا ہے:

"کوئی بھی عدالت مجموعہ تعزیرات ہند 161 یا دفعہ 165 کے تحت یا اس ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کا نوٹس نہیں لے گی، جس کا مبینہ طور پر سرکاری ملازم نے ارتکاب کیا ہے، سوائے سابقہ منظوری کے۔" دفعہ 5(1)(a) کسی سرکاری ملازم کے معاملے سے متعلق ہے اگر وہ عادت سے غیر قانونی طور رشوت قبول کرتا ہے اور دفعہ 5(1)(d) اگر وہ اپنے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یہ دلیل اس بات پر آتی ہے کہ چونکہ منظوری صرف پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت کے طور پر 50 روپے وصول کرنے کے لیے تھی اور اس لیے دفعہ 5(1)(d) کے تحت استغاثہ کے خلاف جرم ہے، اس لیے الزام اور سزا اس شق کے تحت ہونی چاہیے تھی اور اگر ایسا ہوتا تو مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کے دائرہ اختیار میں کوئی خامی نہ ہوتی اور نہ ہی سزا میں کوئی خامی ہوتی لیکن چونکہ اپیل کنندہ پر رشوت وصول کرنے کی عادت ہونے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا اور منظوری صرف غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے کے ایک عمل کے لیے تھی اس لیے مقدمہ مکمل طور پر کالعدم تھا کیونکہ یہ دائرہ اختیار کے بغیر عدالت کا مقدمہ تھا۔

ایکٹ کے تحت منظوری کا ارادہ نہ تو خود کار رسمی ہونا ہے اور نہ ہی یہ ایک رسمی عمل ہے اور یہ ضروری ہے کہ منظوری سے متعلق توضیعات مکمل سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ باسدیو اگروالا بنام دی کنگ ایمپرر([1])۔ پابندیوں کے التزام کا مقصد یہ ہے کہ منظوری دینے والی اتھارٹی کو اس نتیجے پر پہنچنے سے پہلے کہ حالات میں استغاثہ کو منظور یا ممنوع قرار دیا جائے، اپنے لیے شواہد پر غور کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ گوکل چند دوار کا داس موراراکا بنام دی کنگ ([2]) میں پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے بھی اسی طرح کا نظریہ اختیار کیا جب اس نے مشاہدہ کیا:

"محترم المقام کے خیال میں، شق 23 کی توضیعات کی تعمیل کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ منظوری ان حقائق کے حوالے سے دی گئی تھی جو الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واضح طور پر مطلوب کہ منظوری کے سامنے حقائق کا حوالہ دیا جائے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے، کیونکہ شق 23 میں منظوری کو کسی خاص شکل میں ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی تحریری طور پر ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دینے والے حقائق منظوری کے سامنے نہیں دکھائے جاتے ہیں، تو استغاثہ کو غیر معمولی شواہد کے ذریعے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ ان حقائق کو منظوری دینے والے اتھارٹی کے سامنے رکھا گیا تھا۔ مقدمہ چلانے کی منظوری ایک اہم معاملہ ہے؛ یہ استغاثہ کے ادارے کے لیے ایک شرط ہے اور حکومت کو ان کی منظوری دینے یا روکنے کی مکمل صوابدید ہے۔"

منظوری کی شکل سے یہ واضح ہونا چاہیے کہ منظوری دینے والی اتھارٹی نے اپنے سامنے موجود شواہد پر غور کیا اور مقدمے کے تمام حالات پر غور کرنے کے بعد استغاثہ کی منظوری دی، اور اس لیے جب تک کہ معاملہ نہ ہو۔ دوسرے شواہد سے ثابت کیا جا سکتا ہے، منظوری میں ہی حقائق کا حوالہ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے دیا جانا چاہیے کہ منظوری دینے والے اتھارٹی نے مقدمے کے حقائق اور حالات پر اپنا ذہن لگایا تھا۔ یوسف علی ملا نور بھائی بنام دی کنگ ([1]) میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ذخیرہ اندوزی اور منافع کے الگ الگ الزامات پر جائز منظوری عدالت کو مقدمے کی سماعت کے لیے دائرہ اختیار دینے کے لیے ضروری ہے۔ اس طرح کی منظوری کے بغیر استغاثہ کالعدم ہو گا اور دائرہ اختیار کے بغیر مقدمہ چلائے گا۔

موجودہ معاملے میں منظوری کی سختی سے تشریح پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے سے متعلق حقائق پر منظوری دینے والے اتھارٹی کی طرف سے غور کرنے کی نشاندہی کرتی ہے اور اس لیے اپیل کنندہ پر صرف اس جرم کے لیے جائز مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ یہ دلیل کہ منظوری کی ضرورت والے دو جرائم کا مقدمہ مکمل طور پر کالعدم ہے، جہاں منظوری ایک جرم کے لیے دی جاتی ہے اور دوسرے کے لیے نہیں، ہماری رائے میں غیر مستحکم ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 6(1) عدالت کے دائرہ اختیار کو کسی ایسے جرم کا نوٹس لینے سے روکتا ہے جس کے لیے سابقہ منظوری درکار ہے اور اسے نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا دفعہ 5(1)(d) کے تحت جرم کے لیے قانونی چارہ جوئی پر پابندی نہیں ہے کیونکہ کارروائی سابقہ منظوری کے بغیر نہیں ہے جو پال سنگھ سے رشوت لینے کے جرم کے لیے جائز طور پر دی گئی تھی، لیکن عادت سے غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے کے جرم کا نوٹس نہیں لیا جا سکا اور اس جرم کے لیے استغاثہ اور مقدمہ منظوری کی کمی کی وجہ سے کالعدم تھا جو کہ عدالتوں کے لیے مبینہ طور پر کیے گئے جرم کا نوٹس لینے کی ایک شرط ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے اس جرم کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

سزا کو درست طریقے سے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ ہوری رام سنگھ بنام دی کراؤن ([2]) میں ایک سرکاری ملازم کے خلاف الزامات مجموعہ تعزیرات ہند 409 اور 477A کے تحت تھے، ایک سرکاری ملازم کو سونپی گئی کچھ دوائیوں کو بے ایمانانہ طور پر تبدیل کرنے اور ان کا غلط استعمال کرنے کے لیے اور دوسرا اس ہسپتال کی کتبِ حساب میں کچھ اندراجات درج کرنے کے لیے دھوکہ دہی کے ارادے سے جان بوجھ کر غلطی کرنے کے لیے جہاں وہ ملازم تھا۔ اس طرح، ایک ہی لین دین کے دوران دو الگ الگ جرائم کا ارتکاب کیا گیا جس میں ایک دفعہ 477A ، مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 270 (1) کے تحت منظوری درکار تھی اور دوسری دفعہ 409، مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت، نہیں۔ لیکن سابقہ جرم کا نوٹس لینے کی رکاوٹ کو کسی جرم کے مقدمے کی سماعت کے لیے رکاوٹ نہیں سمجھا جاتا تھا، جس کے لیے کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی اور اس لیے کارروائی کی جاتی تھی۔ دفعہ 477A کے تحت دائرہ اختیار کے بغیر ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار دیا گیا لیکن دفعہ 409 مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت کارروائی کو آگے بڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اسی طرح، بشیر الحق بنام ریاست مغربی بنگال ([1]) میں سپریم کورٹ نے دفعہ 195، مجموع ضابطہ فوجداری کو کسی الگ جرم کے لیے مقدمے کی سماعت کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں قرار دیا جس میں منظوری کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ اسی حقائق کے ذریعے انکشاف کیا گیا ہے اگر جرم اس طرح کی منظوری کی ضرورت والے جرم کے دائرے میں شامل نہیں ہے۔ اس لیے عادت سے رشوت قبول کرنے کے جرم کے لیے منظوری کی کمی پال سنگھ سے 50 روپے رشوت لینے کے جرم کا نوٹس لینے کو کالعدم نہیں بناتی اور نہ ہی اس جرم کے مقدمے کو غیر قانونی بناتی ہے اور عدالت دائرہ اختیار کے بغیر عدالت بن جاتی ہے۔

اگلا عرض یہ ہے کہ رشوت وصول کرنے کے عادی ہونے کی حمایت میں شواہد نے اپیل گزار کے دفاع کے لیے سنگین جانبداری پیدا کیا ہے لیکن اس طرح کا کوئی جانبداری نہیں دکھایا گیا ہے اور نہ ہی عدالت عالیہ کا فیصلہ جو پال سنگھ کے لین دین کے الزام کی حمایت میں شواہد پر آگے بڑھا ہے، کسی جانبداری کے وجود کی نشاندہی کرتا ہے اور ہمارے سامنے جانبداری کے نتیجے یا انصاف کی ناکامی کی طرف لے جانے والا کوئی اشارہ نہیں تھا۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ عادت سے غیر قانونی طور رشوت کو قبول کرنے کے جرم کے مقدمے کی سماعت درست طریقے سے نہیں کی جا سکتی اور اس الزام پر مبنی شواہد پر غور نہیں کیا جا سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیکن پال سنگھ سے 50 روپے رشوت لینے کی سزا اچھی طرح سے ثابت ہے اور یہ بھی کہ اپیل کنندہ اپنے دفاع کے طرز عمل میں متعصبانہ نہیں رہا ہے۔

پال سنگھ سے غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے کی سزا کے حوالے سے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی پر اس عدالت کو کوئی دلائل نہیں دیے گئے۔ ہم عدالت عالیہ کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ 50 روپے کی غیر قانونی طور رشوت حاصل کرنے کی دفعہ 5(1)(d) کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے اور اس لیے اس اپیل کو مسترد کر دیں گے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document